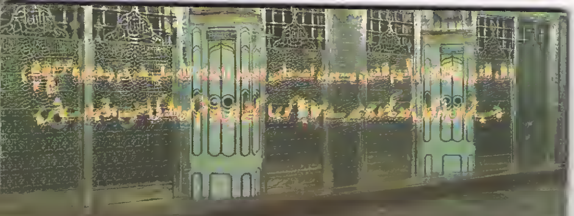

گستاخِ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم

(قرآن وحدیث [illegible] کی روشنی میں)

پسند فرمودہ وکیل صحابہؓ خطیب ذیشان

حضرت مولانا عبدالغفور ندیم صاحب مدظلہ العالی

(خطیب جامع مسجد صدیق اکبر شاہ ولی اللہ چورنگی)

تقریظ

استاذ العلماء حضرت مولانا [illegible] صاحب مدظلہ العالی

مرتب:

حافظ محمد عدنان گیلانوی

انتساب

بندہ اپنی اس حقیری کاوش کو امام اہلسنت ، امام المفسرین والمحدثین شیخ الحدیث والتفسیر

حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر صاحب مدظلہ العالی

اور

مجاہد اعظم قائد اعظم خطیب اعظم شیر اعظم شہید اعظم مقرر اعظم جبل استقامت مرد آہن شہزادہ پارلیمنٹ

جرنیل ملت اسلامیہ

حضرت مولانا ابو معاویہ محمد اعظم طارق شہیدؒ

اور

ان تمام اسیران وشہداء کے نام

جنہوں نے دفاع صحابہ وناموس صحابہؓ کے لئے

اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کیا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
مولانا عبد الغفور ندیم
خطیب جامع مسجد صدیق اکبر شاہ ولی اللہ چورنگی ناظم آباد کراچی
فون نمبر 6993034 موبائل فون 0300-9281903
Molana
ABDUL GHAFOOR NADEEM
Khateeb
Jame Masjid Siddiq-e-Akbar
Shah Waliyyullah Chowrangi
North Karachi
Ph: 6993034 Mob: 0300-9281903

Ref: ________ تاریخ ________

صحابہ کرامؓ اسلام کی وہ مقدس شخصیات ہیں جن پر پورے دین کا دارومدار ہے۔ اس اہمیت کے پیشِ نظر خالق ارض وسماء نے اپنی کتاب جاوید قرآن کریم کی سینکڑوں آیات میں ان کی عظمت کو بیان کیا ہے تا کہ مسلمان ان کی اس اہمیت کے پیشِ نظر ان کی اتباع کو حرزِ جاں بنائیں اور قرآنی ہدایات کے مطابق ان کے جذبۂ عمل کو اپنا کر دنیا و آخرت کی سرفرازیاں سمیٹ لیں۔ حقیقت یہ ہے کہ ان قدسی صفات شخصیات کی عظمتوں کو جانچنے کے لئے تاریخ کا ترازو ہرگز مناسب نہیں بلکہ ان کے وزن کو دیکھنے کے لئے قرآن وحدیث کے معیاری اور لطیف ترازو کی ضرورت ہے۔ اگر کوئی طالع آزما بارگاہِ رسالت میں زانوئے تلمذ تہہ کرنے والے ان تربیت یافتہ لوگوں کو تاریخ کے غیر معیاری ترازو پر تولنے کی کوشش کرے گا تو یقیناً ٹھوکر کھائے گا اور صحابۂ کرام کی عظمتوں کا صحیح تعین نہیں کر پائے گا۔

صحابۂ کرامؓ کے بارے میں قرآن وحدیث کے واضح ارشادات کے بعد تاریخ کی جھوٹی روایات کو بنیاد بنا کر ان مقدس شخصیات کو مشقِ تنقید بنانا پرلے درجے کی حماقت ہے۔ زیرِ نظر کتابچہ بعنوان "گستاخِ صحابہؓ" میں مصنف نے قرآن وحدیث کے ناقابلِ تردید حقائق کی روشنی میں صحابۂ کرامؓ کے مقام ومرتبہ کو اجاگر کیا ہے اور ان کے خلاف ہرزہ سرائی کر کے اپنی دنیا و آخرت کو برباد کرنے والے ناعاقبت اندیشوں کی حقیقت سے بھی پردہ اٹھایا ہے۔

عزیزم محمد عدنان کلیانوی نے اس مختصر کتابچے میں کئی کتابوں سے مواد اکھٹا کر کے قارئین کو بہت سی کتابوں کے مطالعہ کی مشقت سے نجات دلا دی ہے۔ اللہ تعالیٰ عزیزم محمد عدنان کی اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں شرفِ قبولیت سے نوازے اور اس کتابچے کو نافعِ خلائق بنائے۔ آمین!

بندہ عبدالغفور ندیم

تقریظ

استاذ العلماء قاطع رافضیت ومنکرین فقہ حضرت مولانا مفتی محمد نصر اللہ احمد پوری صاحب مدظلہٗ

الحمد للہ الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ وجعل اصحابہ نجوم الاھتداء والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد المصطفیٰ وعلی الہ واصحابہ و من تبعھم الی یوم الجزاء۔

امابعد: دین اسلام کی تکمیل آنحضرت ﷺ کے ذریعہ ہوئی۔ جبکہ تمکین دین صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اور تدوین دین کا ذریعہ امت کے مجتہد فقہاء کرام رحمہم اللہ بنے۔ ان میں سے اگر کسی بھی جماعت سے اعتماد اٹھالیا جائے پورا دین اسلام متزلزل کیفیت کا شکار ہو جاتا ہے۔ ان میں سے کسی بھی قسم کے نفوس قدسیہ پر کیچڑ اچھالنا درحقیقت اپنا چہرہ خاک آلود کرنا ہے۔

ان پاکیزہ ادوار کو خیر القرون کے مقدس عنوان سے معنون کیا جاتا ہے۔ پھر ان میں آنحضرت ﷺ کے بعد صحابہٴ کرام ہی دین حق کی خشت اول کہلانے کے حقدار ہیں۔ جنہوں نے تن من دھن کی لازوال قربانیاں دے کر اسلام کے مقدس درخت کو تروتازہ رکھا۔

یہ فرشتہ صفت انسان ذاتی طور پر کس کردار اور کن اوصاف سے متصف تھے؟ اس سوال کے جواب کی دو متضاد تصویریں ہیں: ایک تصویر وہ ہے جو اہلسنت والجماعت کے عقائد کی روشنی میں سامنے آتی ہے۔ مثلاً

علامہ ابوزکریا یحییٰ بن شرف النووی (۶۳۲۔۶۷۶ھ)

رقمطراز ہیں:

الصحابۃ کلھم عدول من لابس الفتن وغیرھم باجماع من یعتد بہ۔

اجماع کے سلسلہ میں معتمد علماء کا اس بات پر اجماع ہے کہ جملہ صحابہٴ کرام عادل ہیں۔ خواہ انہوں نے باہمی فتنوں میں شرکت کی ہو یا نہ کی ہو۔

(التقریب مع التدریب ۲/۲۱۴)

(۲) علامہ زاہد الکوثریؒ (۱۲۹۶ ۔ ۱۳۷۱ھ) فرماتے ہیں۔

اما الصحابة فكلهم عدول لا يؤثر فيهم جرح مطلقاً عند الجهور.

باقی رہے صحابہٴ کرام تو وہ جمہور کے نزدیک وہ سب کے سب عادل ہیں ان کے بارے میں کسی بھی

حیثیت سے کسی بھی قسم کی تنقید غیر موثر یعنی لائق التفات نہیں ہے۔ (مقالات الکوثری ص ۶۱)

دوسری تصویر وہ ہے جو فرقۂ امامیہ اثنا عشریہ کے عقائد و بیانات اور اسلام کے سلسلہ میں ان کے خاص تصور سے تیار ہوتی ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کے انتقال کے بعد فقط چند صحابہ آپ کے راستہ پر گامزن رہے اور بس۔

اب ہر ذی عقل شخص جس میں مادۂ انصاف کے ذرات موجود ہوں بآسانی فیصلہ کرسکتا ہے کہ کون سی تصویر سے اسلام کو تقویت ملتی ہے اور کون سی تصویر اسلام کی جڑیں کھوکھلی کرنے کی سازش معلوم ہوتی ہے؟

کیا اس فرقہ کی روایات کو کسی درجہ میں قبول کیا جاسکتا ہے؟

حافظ جلال الدین، عبدالرحمٰن بن ابی بکر السیوطی (۸۴۹۔۹۱۱ھ) علامہ نوویؒ کے حوالہ سے لکھتے ہیں:

الصواب لایقبل روایۃ الرافضۃ درست بات یہ ہے کہ بلاتفصیل روافض کی روایت مطلق قبول نہیں کی جائے گی (تدریب الراوی ۱/۱۷۷)

الحاصل قرآن مجید اور نبوی تعلیمات کی روشنی میں صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کی مثال اس سرکاری پیمانہ کی سی ہے۔ جو حکومت کی جانب سے ناپ تول کے لئے مقرر ہوتا ہے کہ نہ تو اس کے وزن اور مقدار کو چیلنج کیا جاسکتا ہے۔ اور نہ کسی کے پاس اس میں کمی وبیشی کا اختیار ہے۔ صحابۂ کرام بھی رب لم یزل اور پیغمبر کائنات ﷺ کی طرف سے ہمارے ایمان وعمل کے وزن کے لئے پیمانہ ہیں۔ نہ تو ہم ان کے علمی و دینی مرتبہ کو چیلنج کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں اور نہ ہی ہمیں ان کی شان میں کمی وبیشی کرنے کا اختیار ہے۔ رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ

ان عظیم محسنوں کی عظمت وجلالت کا دفاع کرنا امت مسلمہ کا فریضہ ہے۔ اسی سلسلہ کی ایک کڑی برادرم مولوی محمد عدنان کلیانوی زید علمہ کی یہ ایک مختصر سی علمی کاوش گستاخ صحابہ کا شرعی حکم قرآن وحدیث کی روشنی میں ہے۔ اس میں موصوف نے احسن انداز میں قرآن وسنت اور اکابر کی رائے کو پیش کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی اس محنت کو قبول فرماتے ہوئے اس میدان میں مزید ترقیات سے نوازے۔ آمین یارب العالمین۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله رب العالمین والصلوة والسلام علی من بعث بالدلیل

الذی فیه شفاء لکل علیل اما بعد!

اللہ رب العزت کا یہ ضابطہ وقانون رہا ہے کہ جتنے بھی انبیاءؑ کو دنیا میں بھیجا ان کو ایک ہی پروگرام ومشن دے کر بھیجا کہ وہ جا کر اپنی قوم کو شرک وضلالت سے نکال کر توحید وہدایت کی راہ پر گامزن کردیں اور ہر نبی نے جا کر اسی مشن وکاز کی تبلیغ کی ''یاایھاالناس قولوا لا اله الا الله تفلحون'' کہ اے لوگو! اللہ کی وحدانیت وربوبیت کا اقرار کرلو کامیاب ہوجاؤ گے۔

پھر ہر نبی کی اس دعوت پر قوم کے دوگروہ بنتے گئے، ایک ماننے والا اور ایک نہ ماننے والا۔ اللہ رب العزت نے ماننے والوں کو کامیاب کردیا اور ان سے اپنی رضامندی کا اعلان کیا اور نہ ماننے والوں کو اپنی دائمی ناراضگی کی نوید سنائی اوراسطرح ماننے اور نہ ماننے والوں کے درمیان دائمی فرق وجدائی قائم کردی۔

اسی سلسلۂ بعثت انبیاء علیہم السلام کی آخری کڑی محمد رسول اللہ ﷺ کی بعثت ہے اور آپ ﷺ نے بھی آکر اسی فریضۂ تبلیغ کا بیڑہ اُٹھا کر قوم کو اللہ رب العزت کی وحدانیت کی طرف بلایا بعینہ سابقہ امم کی طرح امت محمدیہ علی صاحبھا الصلوٰۃ والسلام کے بھی دوفریق و دو جماعتیں بن گئیں، ایک ماننے والوں کی، ایک نہ ماننے والوں کی، اللہ رب العزت نے نہ ماننے والوں کو دنیا و آخرت میں ذلیل وخوار کردیا اور قرآن مجید میں ان کی ذلت وخواری کو واضح الفاظ میں بیان کیا

لیکن ان کے مقابلے میں ماننے والوں کی جماعت کو دنیا و آخرت میں عظیم کامیابی کی نوید سنائی اور ''اولئك حزب الله، اولئك هم المفلحون، اولئك هم الراشدون، اولئك هم المهتدون، رضی الله عنهم ورضوا عنه '' جیسے القابات و اعزازات سے نوازا اور اس قسم کی سینکڑوں آیات موجود ہیں جو اس قدسی صفات جماعت کی مدح سرائی کر رہی ہیں نازل فرمائیں اور کیوں نہ کرتیں کہ انہوں نے محمدؐ اور دین محمدؐ پر اپنا سب کچھ لٹا دیا لیکن محمدؐ اور دین محمدؐ پر ذرہ برابر آنچ آنے نہیں دی، اگر پیغمبر نے بدر میں بلایا تو بے سروسامانی کی حالت میں بدر میں آ گئے، اگر احد میں بلایا، خندق میں بلایا، اسی طرح تبوک و حنین میں بلایا تو بلا چوں چراں حاضر خدمت ہو گئے اور بنی اسرائیل کی طرح یہ نہ کہا کہ ''اذ هب انت وربك فقاتلا انا ههنا قاعدون '' بلکہ یہ جماعت کہتی ہے ''وامض لما امرك الله ولكنا لانقول كما قالت بنوا سرائیل اذ هب انت وربك فقاتلا انا ههنا قاعدون ولكن نقاتل عن يمينك وشمالك '' اور پیغمبرؐ پر جانثاری کی ایسی تاریخ رقم کی جس کی نظیر تاریخ انسانیت میں ملنا ناممکن ہے۔

لیکن افسوس! جس طرح پیغمبرؐ کے حاسدین، معاندین وشاتمین اس دنیا میں موجود ہیں اور پیغمبرؐ کی ذات کو اپنے ناپاک عزائم کا نشانہ بنا کر بنیاد اسلام کو کمزور کرنے کی ناپاک سعی کرتے رہے ہیں، اسی طرح اس پاک سرزمیں پر ایسے ناپاک کفار و منافقین و یہودی لابی موجود ہے جو دین محمدیؐ کی اس عینی شاہدین و عینی گواہ جماعت صحابہؓ پر تنقید کر کے بنیاد اسلام کو کمزور کرنا چاہتے ہیں۔ اس لئے کہ صاحب شریعت محمدیہؐ اور امت محمدیہؐ کے درمیان واسطہ صرف اور صرف یہ مقدس جماعت ہے اور دشمن کی ناپاک سعی و کوشش ہے کہ اس جماعت کو تاریخ کے آئینے میں اس قدر دھندلا کر دیا جائے کہ بنیاد اسلام کمزور ہو جائے، اس لئے ہر دور میں ایسے لوگ موجود رہے ہیں جو اس مقدس جماعت پر حملہ کرتے رہے ہیں، لیکن ہر دور میں علمائے ربانیین کی ایسی جماعت بھی

موجود رہی ہے جنہوں نے ان کے دفاع کرنے میں کسی قسم کی بھی قربانی سے دریغ نہیں کیا، خواہ وہ دفاع تقریری صورت میں ہو یا تحریری صورت میں یا پھر اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کرنے کی صورت میں۔

تو اسی سلسلۂ دفاع کی ایک مختصر کاوش بندہ کا یہ کتابچہ ہے، جس میں بندہ نے اوّلاً قرآن و حدیث اور اجماع امت سے مقام صحابہؓ کو واضح کرنے کے بعد قرآن و حدیث اور اجماع امت سے گستاخ صحابہؓ کے شرعی حکم کی وضاحت کی ہے۔

اللہ رب العزت سے دعائے التجا نہ ہے کہ بندہ کی اس ادنیٰ سی سعی کو شرف قبولیت سے مشرف کرتے ہوئے اپنے عالی دین اور دفاع صحابہؓ کے لئے قبول فرمائے۔

آخر میں بندہ ان تمام حضرات کا شکریہ ادا کرتا ہے جو اس کتابچے کی ترتیب میں بندہ کے معاون و مددگار رہے، خصوصاً رفیقِ محترم جناب محمد اسماعیل یوسف سلمہ، برادرم مشرف معاویہ چترالی اور برادرم محمد مدنی احمد پوری سلمہ کا کہ جنہوں نے مسودے کی تیاری کے لئے بھر پور تعاون فرمایا۔

۞ ۞ ۞ ۞ ۞

شہدائے ناموس صحابہؓ کے حیرت انگیز واقعات

مرتب: حافظ محمد مدنی احمد پوری

عنقریب زیور طبع سے آراستہ ہو کر منصۂ شہود پر آرہی ہے

دفاع صحابہؓ کیوں ضروری ہے؟

مرتب: حافظ محمد عدنان کلیانوی

عنقریب منظر عام پر آرہی ہے

انتظار کریں

مقام صحابہ رضی اللہ عنہم قرآن مجید کی نظر میں

قرآن مجید کے اولین و پہلے مخاطب اور اس امت محمدیہ علی صاحبھا الصلوۃ والسلام کا پہلا طبقہ چونکہ یہی قدسی صفات جماعت صحابہؓ ہے، اور یہی حضرات ارشاد خداوندی کی تعمیل وتکمیل میں ہر وقت ہمہ تن جان ومال کی پرواہ کئے بغیر تیار رہتے تھے، اس لئے خالق لم یزل نے قرآن مجید میں جگہ جگہ ان کی قربانیوں کو شرف قبولیت وعظمت بخشتے ہوئے اپنی وائمی وہمیشہ کی رضامندی و خوشنودی کے سرٹیفکیٹ وسندات وتمغوں سے نوازا ہے، اور قطعیت کے ساتھ ان کو اہل جنت ہونے کی بشارت وخوشخبری دی ہے، ان کے ایمان واسلام، نصرت دین، غزوات و جہاد میں شرکت، شہادت وانفاق فی سبیل اللہ، شعائر اسلام کی پابندی غرضیکہ ہر کام کی علت اور وجہ اپنی رضا جوئی بتلائی ہے تاکہ کسی منافق ومبغض صحابہؓ کو ان کی نیت پر حملہ کرنے کا موقع نہ مل سکے، ایسی تمام آیات کا احاطہ وشمار یقیناً اس مختصر سے کتابچے میں ناممکن ہے، اس کے لئے یقیناً ایک ضخیم جلد درکار ہے، اس لئے کہ علمائے امت نے تتبع وکوشش کے بعد ایسی آیات جو عام نہیں بلکہ خاص جماعت صحابہؓ کے ایمان واعمال میں نص ہیں ان کی تعداد 200 کے قریب گنوائی ہے اور ایسی آیات جو عام افراد امت اور جماعت صحابہؓ کے خالص لوجہ اللہ ہونے کے سلسلے میں مشترک ہیں اور ان آیات میں اقتضاء النص سے جماعت صحابہؓ کی فضیلت معلوم ہوتی ہے، ان کی تعداد تقریباً ساڑھے سات سو کے قریب بتائی ہے۔ بندہ اپنے ذوق کے مطابق چند ایک منتخب آیات کا ترجمہ ومختصراً تشریح پیش کررہا ہے۔

پہلی آیت کریمہ: ''کنتم خیر امة اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنهون عن المنكر وتومنون بالله (آل عمران ع ۱۲)''

ترجمہ: مومنو! جتنی امتیں (یعنی قومیں) لوگوں میں پیدا ہوئیں تم ان سب سے بہتر ہو کہ نیک کام کرنے کو کہتے ہو اور برے کاموں سے منع کرتے ہو اور خدا پر ایمان رکھتے ہو۔

ف: تفسیر طبری میں اس آیت کریمہ سے متعلق حضرت عمرؓ کا یہ قول منقول ہے "لو شاء الله لقال انتم فكنا كلنا ولكن قال كنتم فی خاصة من اصحاب رسول الله ﷺ" اگر اللہ چاہتا تو "انتم خیر امة" فرماتا تو ہم سب اس کا مصداق ہوتے، مگر اللہ تعالیٰ نے کنتم کا صیغہ صحابہ کرامؓ کی مخصوص جماعت کے حق میں فرمایا (تفسیر طبری، ج۴، ص۶۳)

اسی طرح تفسیر ابن کثیر میں حضرت ابن عباسؓ کی یہ روایت منقول ہے "كنتم خير امة اخرجت للناس قال هم الذين هاجروا مع رسول الله ﷺ من مكة الى المدينة" (ابن کثیر، ج۱، ص۵۰۹) یعنی خیر امت سے مراد وہ لوگ ہیں جنہوں نے پیغمبرؐ کے ساتھ مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت کی (اور وہ یقیناً صحابہ کرام ہی ہیں)

دوسری آیت کریمہ: "وكذالك جعلناكم امة وسطالتكونواشهداء على الناس ويكون الرسول عليكم شهيدا (بقرة ع ۱۷)"

ترجمہ: اسی طرح ہم نے تم کو امت معتدل بنایا کہ تم (روز قیامت) اور لوگوں پر گواہ بنو اور پیغمبر آخر الزمان تم پر گواہ۔

ف: علامہ نسفیؒ نے اپنی مشہور تفسیر میں وسطاً کا معنی خیاراً (پسندیدہ) اور عدول سے کیا ہے، یعنی ہم نے آپ کو پسندیدہ اور عادل امت بنایا ہے۔ (مدارک، ج۱، ص۶۴، ابن کثیر، ج۱، ص۵۱۰، ۲۵۰، ۲۵۱۔)

تیسری آیت کریمہ: والسابقون الا ولون من المهاجرين والانصار والذين اتبعوهم باحسان رضى الله عنهم ورضوا عنه واعد لهم جنت تجرى تحتها الانهار خلدين فيها ابدًا ۚ ذٰلك الفوز العظيم۔ (پارہ ۱۱، رکوع

۱۳، آیت ۹۹)

ترجمہ: جن لوگوں نے سبقت کی (یعنی سب سے پہلے ایمان لائے) مہاجرینؓ میں سے بھی اور انصار میں سے بھی اور جنہوں نے نیکوکاری کے ساتھ ان کی پیروی کی خدا ان سے خوش ہے اور وہ خدا سے خوش ہیں اور اس نے ان کے لئے باغات تیار کئے ہیں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں (اور) وہ ہمیشہ ان میں رہیں گے یہ بڑی کامیابی ہے۔

ف: خالق لم یزل کا یہ ارشاد مبارک جماعت صحابہؓ (مہاجرینؓ وانصارؓ) کے ایمان، اعمال صالحہ کی قبولیت اور فضیلت و مرتبہ علیا پر دال ونص تو ہے ہی اس کے ساتھ ساتھ اس میں جماعت صحابہؓ کے مقتدا و پیشوا ہونے کی حیثیت بھی متعین کی گئی ہے، یعنی جو لوگ (صغار صحابہ و تابعین اور عام بقیہ امت) اعمال حسنہ میں ان کی پیروی کریں گے تو وہ بھی نعمتوں کے باغات میں ہمیشہ اور عظیم کامیابی سے ہمکنار ہوں گے۔

نوٹ: اس آیت کریمہ کی تفسیر میں مختلف تفاسیر کے مطالعہ کے دوران بندہ کو تفسیر ابن کثیر میں باذوق ساتھیوں کے لئے ایک حوالہ ملا، بندہ حضرت شیخ کی عبارت بعینہ نقل کرنے پر اکتفاء کر رہا ہے۔

فقد اخبر الله العظيم انه قد رضى عن السابقين الاولين من المهاجرين والانصار والذين اتبعوهم باحسان فياويل من ابغضهم اوابغض اوسب بعضهم .... (مکمل تفصیلی حوالہ ملاحظہ فرمائیں تفسیر ابن کثیر، ج۲، ص۵۰۳)

چوتھی آیت مبارکہ: والذين اٰمنوا وهاجروا وجاهدوا فى سبيل الله والذين اٰووا ونصروا اولئك هم المؤمنون حقا لهم مغفرة ورزق كريم (پ۱۰، الانفال ۷۴)

ترجمہ: اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور ہجرت کی اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کیا اور وہ لوگ جنہوں نے مہاجرین کو جگہ دی اور ان کی مدد کی وہی ہیں سچے مومن ان کے لئے بخشش ہے اور عزت کی روزی۔

ف: اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے حضرات صحابہ کرامؓ کے دو طبقوں کا ذکر کیا ہے ایک مہاجرین کا اور دوسرے انصار کا اور بغیر کسی استثناء کے ان سب کو اللہ تعالیٰ نے پکے اور سچے مومن کہا ہے اور ان کی مغفرت اور ان کے لئے عزت کی روزی کا وعدہ فرمایا ہے۔ اب اگر کوئی شخص مہاجرین اور انصار میں سے کسی صحابی کو جس کا دلائل اور تاریخی شواہد سے مہاجر یا انصاری ہونا ثابت ہو چکا ہو (معاذ اللہ) کافر منافق مرتد اور ملحد زندیق کہتا لکھتا ہے تو وہ قرآن کریم کی اس نص قطعی کا منکر اور کافر ہے۔ لاشك فى كفره وارتداده۔

پانچویں آیت کریمہ: لقد رضى الله عن المؤمنين اذيبا يعونك تحت الشجرة (پ۲۶س الفتح)

ترجمہ: البتہ تحقیق اللہ تعالیٰ راضی ہو چکا ہے ان مومنوں سے جنہوں نے اس درخت کے نیچے تجھ سے بیعت کی۔

ف: اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے ماضی (رَضِیَ) پر دو تاکیدیں (لام اور قد) داخل فرما کر ان حضرات صحابہ کرامؓ کو تحقیقی اور قطعی طور پر مومن کہا ہے جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک پر حدیبیہ کے مقام پر درخت (کیکر) کے نیچے بیعت کی تھی۔

اسی طرح حضرت مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد شفیع صاحب فرماتے ہیں کہ یہ بشارتیں اس پر شاہد ہیں کہ ان سب حضرات کا خاتمہ ایمان اور اعمال صالحہ مرضیہ پر ہوگا، کیونکہ رضائے الٰہی کا یہ اعلان اس کی ضمانت دے رہا ہے۔ (آگے بھی مفتی صاحب نے تفسیر مظہری کے حوالے سے ایک اہم حوالہ نقل فرمایا ہے، من شاء فلیراجع الیہ (معارف القرآن، ج۸، ص۸۰)

مقام صحابہؓ فرامین رسول اللہؐ کی روشنی میں

اللہ رب العزت نے جس طرح پیغمبرؐ کے جانثار یاروں کی اپنے مقدس کلام میں مدح سرائی کی ہے اسی انداز میں پیغمبرؐ نے بھی اپنے یارانِ وفا کی عظمت و منقبت کو صریح الفاظ میں بیان کیا ہے، اور یہ مدح و توصیف انفراداً بھی کی ہے اور اجتماعاً بھی، ہر ایک پر ہزاروں صفحات لکھے جاسکتے ہیں اور لکھے بھی گئے، لیکن ہم ان فرامین میں سے صرف چند یاقوت و جواہر آپ کے سامنے پیش کر رہے ہیں۔

پہلا فرمان: قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم النجوم امنة للسماء فاذا ذهبت النجوم اتی السماء ماتو عد وانا امنة لاصحابی فاذا ذهبت انا اتی اصحابی مایوعدون واصحابی امنة لا متی فاذا ذهب اصحابی اتی امتی مایوعدون ۔ (مسلم، ج۲ص۳۰۸)

ترجمہ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ستارے آسمان کی امان کا سبب ہیں، جب ستارے ختم ہو جائیں گے تو وہ وعدہ موعود (قیامت) آسمان کو بھی آپہنچے گا جس کا اس سے وعدہ ہے، میں اپنے صحابہؓ کے لئے امن و سلامتی کا سبب ہوں، جب میں رخصت ہو جاؤں گا تو میرے صحابہ کو بھی وعدہ موعود (اختلافات وغیرہ) آپہنچے گا اور میرے صحابہ میری امت کے لئے امان کا ذریعہ ہیں، جب یہ رخصت ہو جائیں گے تو میری امت کو ان سے وعدہ موعود آپہنچے گا۔ (یعنی فتن اور تفرقہ بازی)

ف: اس سے معلوم ہوا کہ صحابہ کرام کا وجود مسعود اور ان کا مبارک و پاکیزہ دور امت مسلمہ کے لئے امن و امان کا مضبوط قلعہ تھا کہ جس میں دین حق باطل فرقوں کی دست و برید سے محفوظ رہا، جس فتنہ نے سر اُٹھایا صحابہؓ کی مبارک مساعی سے اس کا سر کچل دیا گیا، امت گمراہی اور مذہبی تفریق کا شکار نہ ہوئی۔ مسلمان فی الجملہ داخلی نزاع کے باوجود دنیا کو فتح کرتے چلے گئے، ان کی

دھاک اقوام عالم پر جمی رہی اور فرقہ یا جماعت کی حیثیت سے کوئی بدعتی گروہ کامیاب نہ ہوسکا۔

مگر جونہی صحابہ کے پاکیزہ دور کا اختتام ہوا قسم قسم کے باطل فرقے روافض، معتزلہ، مرجئہ وغیرہ ظاہر ہوگئے، دین میں بدعات ایجاد کی گئیں اور ملت اسلامیہ کا شیرازہ منتشر ہوگیا اور غیر قومیں ان پر ہاتھ ڈالنے لگیں۔

دوسرا فرمان: عن عبدالله بن بريدةؓ قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من احد من اصحابى يموت بارض الابعث قائداً ونوراً لهم يوم القيامة (رواہ الترمذی)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن بریدہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ میرا جو صحابی کسی سرزمین میں فوت (اور مدفون ہوگا) وہ قیامت کے دن اس سرزمین کے لوگوں کے لئے پیشوا اور نور اٹھا کر اٹھایا جائے گا۔

تیسرا فرمان: لاتسبوا اصحابى فلوان احدكم انفق مثل احد ذهبا مابلغ مداحد هم ولا نصيفه۔ (بخاری، ج ۱ص ۵۱۸۔ مسلم، ج ۲ص ۳۰۱۔ مشکوۃ، ج ۲ص ۵۵۳)

ترجمہ: میرے صحابہ کو برامت کہو اس لئے کہ بے شک تم میں سے اگر کوئی شخص احد پہاڑ جتنا سونا بھی (درراہ خدا) خرچ کرے تو صحابہؓ میں سے کسی کے ایک مد اور نصف مد کو نہیں پہنچ سکتا۔

ف: اس صحیح حدیث سے حضرات صحابہ کرامؓ کی فضیلت و منقبت بالکل واضح ہے کہ امتیوں میں سے کوئی غیر صحابی اگر احد پہاڑ جتنا سونا بھی خرچ کرے اور کوئی صحابی دو پونڈ یا ایک پونڈ کوئی جنس (مثلاً گندم، مکئی، باجرہ وغیرہ) خرچ کرے تو امتی غیر صحابی کا احد پہاڑ جتنا سونا بھی صحابی کے دو پونڈ یا ایک پونڈ کے درجہ اور ثواب کو نہیں پہنچ سکتا، کیونکہ ایمان، اخلاص اور اتباع سنت کا جو جذبہ حضرات صحابہ کرامؓ کو حاصل تھا وہ اور کسی کو حاصل نہیں ہوسکتا اور یہی وہ بنیادی امور ہیں جن سے

عمل میں وزن پیدا ہوتا اور درجہ بڑھتا ہے۔

چوتھا فرمان: عن انسؓ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم مثل اصحابی فی امتی کا لملح فی الطعام ولا یصلح الطعام الابالملح (مشکوۃ، ص۵۵۴)

ترجمہ: حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت میں میرے صحابہ کی مثال ایسی ہے جیسے کھانے میں نمک اور کھانا نمک کے بغیر درست اور لذیذ نہیں ہوتا۔

پانچواں فرمان: عن عمرؓ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اکرموا اصحابی فانھم خیارکم ثم الذین یلونھم ثم الذین یلونھم ثم یظھر الکذب حتی ان الرجل لیحلف ولایستحلف ویشھد ولا یستشھد الا من سرہ بحیوبۃ الجنۃ فلیلزم الجماعۃ فان الشیطان مع الفذّ (مشکوۃ ص۵۵۴)

ترجمہ: حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "لوگو! میرے صحابہ کی عزت کرنا کیونکہ وہ تم سے بہتر ہی ہیں، پھر ان لوگوں کی جوان کے بعد ہوں گے، پھر ان کی جوان کے بعد ہوں گے، پھر جھوٹ عام ہو جائے گا کہ آدمی خود بخود قسم کھائے گا، حالانکہ اس سے قسم کا مطالبہ نہ ہوگا، خود بخود گواہی دے گا، حالانکہ اس سے گواہی طلب نہ کی جائے گی۔ سن لو! جس کو جنت کی وسعت پسند ہو تو وہ صحابہؓ کی جماعت ہی سے منسلک ہو جائے، اس لئے کہ الگ رہنے والے کے ہمراہ شیطان ہوگا۔

مقام صحابہؓ اکابرین امت کی نظر میں

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ: حضرت محمدؐ کے صحابہؓ پوری امت میں سب سے افضل، سب سے زیادہ پاکیزہ دلوں والے، سب سے زیادہ سادہ مزاج رکھنے والے، خدا نے انہیں دین کے استحکام اور اپنے رسول کی صحبت کے لئے چن لیا تھا، ان کی فضیلت کو پہچانو، ان کے نقش قدم پر چلو، ان کے اخلاق وسیرت کو مشعل راہ بناؤ، کیونکہ وہ شاہراہ ہدایت پر گامزن تھے۔ (مشکوۃ، ج ۲،ص ۳۲۔)

سراج الائمہ امام اعظم امام ابوحنیفہؒ: میرا یہ طریقہ ہے کہ سب سے پہلے قرآن سے استدلال کرتا ہوں، اگر یہاں پہ دلیل نہ ہو تو رسول اللہ کی حدیث سے ورنہ صحابہؓ کے اقوال کی طرف لوٹتا ہوں (تہذیب التہذیب، ج ۱۰،ص ۴۸۰)

امام شافعیؒ: مندرجہ بالا الفاظ دوبارہ پڑھ لیجئے (ازالۃ الخفاء، فصل دوم، ج ۱،ص ۶۲)

امام مالکؒ: جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں کسی کو برا کہا خواہ خلفاء اربعہ ہوں یا معاویہ اور عمرو بن عاص تو وہ فاسق ہے، اور ان صحابہ کو کافر کہا تو واجب القتل اور اس نے گالی دی تو اسے برسر عام درے لگائے جائیں۔ (شرح شفاء از ملا علی قاری، ج ۲،ص ۵۵۶)

امام احمد بن حنبلؒ: کسی کے لئے جائز نہیں کہ صحابہ کو برا کہے ابوبکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ، اور علیؓ سب امت سے افضل ہیں، یہ ہدایت یافتہ خلفائے راشدین ہیں، جو صحابہ کو برا کہے اسے سزا دینا واجب ہے۔

امام بخاریؒ: صحابہ کرام محمدی شریعت کی اساس ہیں۔

امام مسلم: بغیر صحابہ کرام کے کوئی روایت قابل اعتبار نہیں۔

امام ابوداؤد: خلفائے راشدین کا طرز زندگی ہی اسلام کا نمونہ ہے۔

امام نسائی: کسی صحابی کو برا نہ کہو۔

امام طحاوی: صحابہ کی محبت واجب ہے۔

ابن ماجہ: دین کی اساس جماعت صحابہ کرام ہے۔

سفیان ثوری: قرآن وحدیث صحابہ کرام کی تعریف کررہے ہیں۔

امام سہل بن عبداللہ: جس نے حضور اکرمؐ کے صحابہ کی تعظیم نہ کی وہ صحیح طور پر حضورؐ پر ایمان نہ لایا۔ (تائید مذہب اہل سنت، ص۵۲)

امام مبارک ابن اثیر جوزیؒ: سب صحابہ کرام عادل ہیں کیونکہ خدا نے ان کی تعدیل (صفائی) کردی ہے۔

امام محی الدین ابوذکریا بن شرف النوویؒ: صحابہ کرام کی صداقت اور عدالت پر تمام اہل حق کا اتفاق ہے، کیونکہ اللہ ان سے راضی ہوچکا۔ (شرح مسلم، ج۲،ص۲۷۲)

امام ابوعمرو ابن عبداللہ یوسفؒ (مولف الاستیعاب): دین کے شارح، کما حقہ مبلغ، محافظ سنت صحابہ کرام ہیں، خدا اور رسول ان کا ثناء خواں ہے۔

نیز فرماتے ہیں مقام صحابیت سے بڑھ کر کوئی تزکیہ اور عدالت کا مقام نہیں (الاستیعاب)

مورخ اسلام خطیب بغدادیؒ: کوئی صحابی ثبوت عدالت میں کسی مخلوق کی تعدیل کا محتاج نہیں اللہ نے ان کی شان کو برائیوں اور گناہوں سے بری کردیا ہے۔ (الکفایہ فی علوم الروایہ)

حافظ ابن حجر عسقلانیؒ: تمام صحابہ کرامؓ اہل جنت ہیں (الاصابہ)

امام قرطبی مالکیؒ: تمام صحابہ کرامؓ عادل اور اللہ کے دوست ہیں اور اللہ کے پیارے بندے ہیں۔ (از تفسیر قرطبی، ج۱۶،ص۲۹۹)

علامہ جلال الدین سیوطیؒ: صحابہ کرامؓ کے مشاجرات کو خطاء اجتہادی پر محمول کر کے ہر ایک کو صداقت وعدالت کا امین کہا جائے گا۔ (تدریب الراوی ص۴۰۰)

علامہ ابن صلاحؒ: صحابہ کرام سے باز پرس کا سوال ہی پیدا نہیں ہوسکتا وہ کتاب وسنت

اور اجماع کے مطابق حق و انصاف پر قائم ہیں (از علوم الحدیث ابن صلاح)

علامہ سخاوی علی بن محمدؒ: صحابہ کرام کی ہر بات قابل اعتبار ہے وہ قابل و امین ہیں۔
(فتح المغیث ج۴، ص۳۵)

علامہ محمد بن اسماعیل حسنؒ: تمام صحابہ کرام عادل ہیں۔

مولانا عبدالعزیز پرہارویؒ: تمام اہل سنت کا اجماع ہے کہ صحابہ کرامؓ عادل ہیں۔
(از کوثر النبی، ص۷۹)

علامہ شیخ محمد خضریؒ: تمام صحابہ کرامؓ امتیاز عدالت سے مزین ہیں۔ (اصول فقہ ۲۱۸)

علامہ بہاریؒ: صحابہ کرامؓ صفت عدل کے مظہر ہیں۔ (مسلم الثبوت)

علامہ ابن حاجبؒ: ہر صحابی عادل ہے۔ (مختصر المنتہی، ج۲، ص۶۷)

امام الکلام محقق ابن ہمام: تمام ائمہ کا اجماع ہے کہ تمام صحابہ کرامؓ عادل ہیں۔
(تقریر الاصول، ج۲، ص۲۶)

امام تاج الدین سبکیؒ: صحابہ کرام عادل ہیں ان کا تزکیہ عالم الغیب نے کیا ہے۔

ملا علی قاریؒ: صحابہ کرام ایسے عادل ہیں کہ ہدایت کے درخشاں ستارے ہیں۔ (از شرح فقہ اکبر)

حجۃ اللہ فی الارض امام شاہ ولی اللہؒ: تمام صحابہ کرامؓ بلا امتیاز حق و انصاف پر قائم ہیں۔ (از ازالۃ الخفاء)

(ماخوذ از اسلام میں صحابہ کرامؓ کی آئینی حیثیت)

گستاخ صحابہ رضی اللہ عنہم قرآن مجید کی نظر میں

گزشتہ صفحات میں آپ نے خالق لم یزل کی طرف سے جماعت صحابہؓ کی فضیلت ومنقبت پر آیات پڑھیں۔ اللہ رب العزت نے ان کی عظمت وعزت کو دوٹوک الفاظ میں بیان کیا ہے، ایسے ہی جماعت صحابہ پر بے بنیاد وبے جا اعتراضات اور گستاخی کرنے والوں کی سخت انداز میں پکڑ کی ہے اور ان کو عذاب الیم کی نوید سنائی۔ ذیل میں چند آیات کریمہ ملاحظہ فرمائیں۔

پہلی آیت کریمہ: ومن يشاقق الرسول من بعد ما تبين له الهدىٰ ويتبع غير سبيل المومنين نوله ما تولى ونصله جهنّم وساء ت مصيراً.

ترجمہ: اور جس نے حق کے واضح ہونے کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام کی خلاف ورزی کی اور صحابہ کرام کے علاوہ کسی دوسرے راستے کی پیروی کی تو ہم اس کا جہنم میں ٹھکانہ بنائیں گے۔

ف: کسی کی نافرمانی کرنا اور اس کی بات نہ ماننا یہ بھی ایک قسم کی گستاخی شمار کی جاتی ہے، یہاں اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے آپؐ اور صحابہ کرامؓ کے نافرمان اور گستاخ کے لئے سزائے جہنم کی خوشخبری سنائی ہے، جب رسول اکرم کے صحابہؓ کے گستاخ کی سزا جہنم ہے تو مکفر صحابہ کی سزا اس سے زیادہ شدید تر ہوگی۔

دوسری آیت کریمہ: والذی تولی کبره منهم له عذاب عظيم.

ترجمہ: اور جس نے تہمت لگائی اس کے سرغنہ کو ان میں بہت بڑا عذاب ہوگا۔

ف: منافقین مدینہ کی طرف سے حرم رسول امی عائشہ رضی اللہ عنہا پر جب زنا کی تہمت لگائی گئی تو خالق لم یزل نے ان کے دفاع و برأت میں قرآنی آیات نازل فرمائیں اور تہمت لگانے والوں کے لئے جو دراصل گستاخ صحابیہؓ تھے ان کے لئے بڑے عذاب کی عظیم نوید سنائی۔

۞ ۞ ۞ ۞ ۞

گستاخ صحابہؓ فرامین رسول اللہؐ کی روشنی میں

پیغمبرؐ کو اپنے یاروں سے جس قدر محبت تھی وہ مسلمانان عالم سے مخفی نہیں، اور جماعت صحابہؓ کو پیغمبرؐ بقائے اسلام اور عبودیت الٰہیہ کا سبب سمجھتے تھے جیسا کہ ایک موقع پر ارشاد فرمایا "اللھم ان تھلك ھذه العصابة من اھل الاسلام لاتعبد فی الارض" ایسے ہی پیغمبرؐ نے اغیار و کفار کی الزام تراشیوں اور ان سے مسلمانان عالم کو جو برتاؤ رکھنا چاہئے اس کا حکم بھی واضح فرمایا، ذیل میں چند فرامین ملاحظہ فرمائیں۔

پہلی روایت: اذا رأیتم الذین یسبون اصحابی فقولوا لعنة اللّٰہ علی شرکم (ترمذی، ج۲،ص۲۲۷۔ مشکوۃ، ج۲،ص۵۵۴)

ترجمہ: جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو میرے صحابہؓ کو برا کہتے ہوں تو تم کہو اللہ کی لعنت ہو تمہارے شر پر۔

ف: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرات صحابہ کرامؓ کو سب و شتم کرنا اور برا کہنا شرارت ہے اور شرارت ہمیشہ شریر ہی کیا کرتے ہیں، تو سامعین کا فریضہ ہے کہ جب ایسی شرارت سنیں تو شریروں پر لعنت بھیجیں۔

دوسری روایت: اللّٰہ اللّٰہ فی اصحابی لا تتخذوھم غرضًا من بعدی فمن احبھم فبحبّی احبھم ومن ابغضھم فببغضی ابغضھم ومن اذاھم فقد اذانی ومن اذانی فقد اٰذ اللّٰہ ومن اذی اللّٰہ یوشك ان یوخذه (ترمذی، ج۲،ص۲۲۵۔ مشکوۃ، ج۲،ص۵۵۴)

ترجمہ: اللہ سے ڈرو میرے صحابہ کے بارے میں، میرے بعد ان کو اپنے طعن کا نشانہ نہ بنالینا، سو جس نے ان سے محبت کی تو میری محبت ہی کی وجہ سے ان سے محبت کرے گا اور جس نے ان کے ساتھ بغض کیا تو میرے ساتھ بغض کی وجہ سے ہی ان سے بغض کرے گا۔ اور جس نے صحابہ کو اذیت دی سو اس نے مجھے اذیت دی اور جس نے مجھے اذیت دی سو اس نے اللہ کو اذیت دی

یعنی ناراض کیا) اور جس نے اللہ تعالیٰ کو اذیت دی تو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو پکڑے گا۔

ف: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آنحضرتؐ نے آنے والی امت کو بار بار تاکید کرتے
دئے حضرات صحابہ کرامؓ کو طعن ولعن کا نشانہ بنانے سے روکا ہے اور یہ فرمایا ہے کہ حضرات صحابہ
کرام سے وہی محبت کرے گا جس کو آپؐ سے محبت ہوگی اور ان سے وہی بغض عداوت کرے گا
س کی (معاذ اللہ) آپؐ کی ذات گرامی سے بغض وعداوت ہوگی اور جس نے حضرات صحابہ کرام
واذیت دی تو اس نے آنحضرت کو اذیت دی اور جس نے آپ کو اذیت دی تو گویا اللہ تعالیٰ کو
یت دی اور ناراض کیا اور جس نے ایسا کیا تو اس کو عنقریب اللہ تعالیٰ پکڑے گا اور جو شخص اللہ
مالیٰ کی پکڑ اور گرفت میں آ گیا تو اس کے لئے کیا چھٹکارا ہے؟ اللہ تعالیٰ اپنی پکڑ اور گرفت سے
محفوظ رکھے۔ ان بطش ربك لشديد۔

تیسری روایت: عن معاذ بن جبلؓ قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم اذا حدث في امتي البدع وشتم اصحابي فليظهر العالم علمه
من لم يفعل فعليه لعنة الله والملائكة والناس اجمعين ۔ (کتاب الاعتصام،
ا،ص ۵۲۔للشاطبی)۔

ترجمہ: حضرت معاذ بن جبلؓ کی روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریمؐ نے فرمایا
۔ جب میری امت میں بدعات ظاہر ہوں اور میرے صحابہ کو برا کہا جائے تو عالم پر لازم ہے کہ اپنا
ظاہر کرے، جس نے ایسا نہ کیا تو اس پر اللہ تعالیٰ فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہوگی۔

ف: عقلی اور عرفی قاعدہ ہے کہ جب کسی خزانہ اور دولت پر چور اور ڈاکو آ پڑتے ہیں تو
کیدار اور پہرہ دار ہی اصحاب دولت کو آگاہ کرتے ہیں، اگر ایسا نہ کریں تو یہ سمجھا جاتا ہے کہ یہ بھی
روں اور ڈاکوؤں سے ملے ہوئے ہیں اور جس سزا کے چور اور ڈاکو مستحق ہیں، اس کے بلکہ اس
ے بھی بڑھ کر سزا کے چوکیدار حقدار ہیں۔

ایسا دور کہ جس میں بدعات ورسومات کا خوب زور ہو اور وہ نقطۂ عروج پر ہوں اور حضرات

صحابہ کرام کو برملا برا کہا جاتا ہو تو علمائے حق کا شرعی اور علمی فریضہ ہے کہ وہ باطل کی تردید کریں اور تبلیغ کا فریضہ ادا کریں، کیونکہ علماء دین کے چوکیدار اور پہرہ دار ہیں، اگر علماء خاموشی اختیار کریں گے تو وہ اللہ تعالیٰ اور تمام فرشتوں اور انسانوں کی لعنت کے مستحق ہوں گے، کیونکہ انہوں نے اپنی ڈیوٹی ادا نہیں کی اور وہ لالچ، ڈر یا سیاسی مصلحت کے اسیر و شکار ہو گئے، فیا اسفیٰ

مسافران شب غم اسیر دار ہوئے
جو رہنما تھے بکے اور شہر یار ہوئے

چوتھی روایت: عقیلیؒ نے ضعفاء میں نقل کیا ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ''ان اللّٰہ اختارلی اصحابا وانصارًا واصحارًا وسیاتی قوم یسبونھم ویستنقصونھم فلا تجالسولھم ولا تشار بوھم ولا تواکلوھم ولا تناکحوھم'' (مظاہر حق، ج۵،ص۵۸)

ترجمہ: حقیقت یہ ہے اللہ تعالیٰ نے مجھے منتخب کیا اور میرے لئے میرے اصحاب میرے انصار اور میرے قرابت دار تجویز و مقرر کئے گئے اور یاد رکھو عنقریب کچھ لوگ پیدا ہوں گے جو میرے صحابہ کو برا کہیں گے اور ان میں نقص نکالیں گے۔ پس تم نہ ان لوگوں کے ساتھ میل ملاپ اختیار کرنا نہ ان کے ساتھ کھانا پینا اور نہ ان کے ساتھ شادی بیاہ کرنا۔

پانچویں روایت: حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے ارشاد فرمایا جو انبیاء کو گالی دے اس کو قتل کیا جائے اور جو صحابہ کو گالی دے اس کو کوڑے لگائے جائیں۔ (کنز العمال، ج۱۱،ص۵۳۱)

چھٹی روایت: من سبنی فاقتلوہ ومن سب اصحابی فاجلدوہ (ابن ماجہ)

ترجمہ: آنحضرتؐ کا ارشاد ہے جس نے مجھے گالی دی اسے قتل کردو، جس نے میرے صحابہ کو گالی دی اسے کوڑے لگاؤ۔

ف: ان آخری دو روایتوں میں صحابہ پر سب وشتم کرنے والے کی سزا کوڑے مقرر کی گئی ہے، جب سب وشتم کرنے والے کو کوڑے لگائے جائیں گے تو دلالت النص سے یہ ہی معلوم ہوتا ہے کہ مکفر صحابہ کی سزا یقیناً اس سے بڑھ کر ہوگی۔ واللہ اعلم بالصواب۔

گستاخ صحابہؓ سے متعلق اکابرین امت کی آراء

آگے علمائے امت کے فتاویٰ میں بہت سے فتاویٰ ایسے آئیں گے جس میں صحابہ کرامؓ کی تکفیر کرنے والوں پر کفر کا حکم لگایا گیا ہے، یاد رہے کہ تکفیر کرنا یہ سب وشتم سے بڑی گستاخی ہے، لہٰذا یہ نہ سمجھا جائے کہ اس میں گستاخ صحابہؓ کا حکم نہیں ہے۔

حضرت عمرؓ کا فیصلہ: روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے نذر مانی کے عبید اللہ بن عمر کی زبان کاٹ دیں گے، جب اس نے حضرت مقداد بن اسودؓ کو گالی دی تھی تو آپ سے سفارش کی گئی تو فرمایا مجھے کچھ نہ کہو اس کی زبان کاٹنے دو تا کہ اس کے بعد کوئی شخص رسول اللہ کے صحابہ کو برا نہ کہے۔ (شرح شفاء، ج ۴، ص ۶۱۳)

حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کا فیصلہ: ابراہیم بن میسرہ کہتے ہیں میں نے عمر بن عبدالعزیز کو کسی شخص کو مارتے نہیں دیکھا بجز ایک شخص کے کہ جس نے حضرت معاویہ کو برا بھلا کہا تھا تو اسے کئی کوڑے لگائے۔ (نبراس ص ۵۵۰)

امام ابوحنیفہ: علامہ ابن حجر ہیثمی نے اپنی کتاب ''الصواعق المحرقہ'' میں لکھا ہے ''فمذهب ابی حنيفه ان من انكر خلافت الصديق فهو كافر'' امام ابوحنیفہ کا مذہب یہ ہے کہ جس نے حضرت ابوبکرؓ کی خلافت کے (حق ہونے) کا انکار کیا تو وہ کافر ہے۔ (الصواعق المحرقہ ص ۵۵)

امام مالکؒ: جس نے محمد رسول اللہؐ کے صحابہ میں سے کسی کو گالی دی خواہ ابوبکر عثمان (اور علی)، حضرت معاویہ اور عمرو بن العاص ہوں، پس اگر یوں کہا کہ یہ لوگ کافر اور گمراہ تھے تو اس کو قتل کیا جائے گا اور اگر نہیں عام لوگوں جیسا برا بھلا کہا (اور ایسے الزام لگائے) تو اسے سخت سزا

دی جائے گی۔

امام احمد بن حنبلؒ: کسی شخص کے لئے جائز نہیں کہ وہ صحابہ کرام کی برائیوں کا کچھ تذکرہ کرے اور کسی عیب یا نقص کے ذریعے ان پر اعتراض کرے، جس نے ایسا کیا اس کی گوشمالی اور نہ اور سزا واجب ہے اسے معاف نہیں کیا جاسکتا بلکہ اسے خوب سزا دی جائے گی اور اس سے توبہ کا مطالبہ ہوگا، اگر بدگوئی صحابہ سے توبہ کرلی تو قبول ہوگی اور اگر باز نہ آیا تو اسے پھر سزا دی جائے گی، تاآنکہ مرجائے یا بدگوئی سے باز آجائے۔ (الصارم المسلول ص۵۷۳)

حضرات شوافع: حافظ اسحاق بن راہویہؒ فرماتے ہیں جس نے نبی کریمؐ کے صحابہ کو برا بھلا کہا اسے سزا دی جائے اور قید کردیا جائے یہی ہمارے، بہت سے شوافع حضرات کا مسلک ہے۔

قاضی عیاض شفاء کی آخری فصل میں یوں تحریر فرماتے ہیں ''آنحضرتؐ کے اہل بیت آپ کی ازواج مطہرات جو سب مومنوں کی مائیں ہیں اور آپ کے اصحاب کرامؓ کی بدگوئی اور تنقیص شان حرام ہے، اس کا مرتکب لعنتی ہے۔ (الشفاء، ج۲، ص۱۸۳)

محمد بن یوسف فریابیؒ سے جب حضرت صدیق اکبرؓ کو گالی دینے والے کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا وہ کافر ہے، پوچھا گیا اس پر نماز جنازہ پڑھی جائے؟ تو کہا نہیں، پھر سائل نے پوچھا اُس کے ساتھ کیا معاملہ کیا جائے حالانکہ وہ بظاہر لا الٰہ الا اللہ کا قائل ہے، تو فرمایا اسے ہاتھ نہ لگاؤ، لکڑی سے گھسیٹ کر گڑھے میں دفن کردو۔ (الصارم ص۵۷۵)

علامہ سرخسی اصول سرخسی میں رقمطراز ہیں ''جس نے صحابہ کرامؓ میں طعن کیا تو وہ بے دین ہے، اسلام کو پس پشت ڈالنے والا ہے، اگر توبہ نہ کرے تو اس کا علاج تلوار ہی ہے۔ (اصول سرخسی، ج۲، ص۱۳۴)

محدث ابوزرعہ فرماتے ہیں جب تو کسی آدمی کو دیکھے کہ وہ رسول اللہؐ کے اصحاب میں سے کسی کو ناقص قرار دے رہا ہے، پس تو سمجھ جا کہ یقیناً وہ زندیق ہے۔ (الاصابہ فی تمیز الصحابہ، ج۱، ص۲۲)

علامہ ابن تیمیہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی صحابہ کرامؓ کی شان میں گستاخی کو جائز سمجھ کر کرے تو وہ کافر ہے۔ صحابہ کرامؓ کی شان میں گستاخی کرنے والا سزائے موت کا مستحق ہے جو صدیق اکبرؓ کی شان میں گالی بکے وہ کافر ہے۔ (الصارم ص ۵۷۵)

ابوبکر و عمر کی خلافت کا منکر کافر ہے، عثمان، علی، طلحہ، زبیر اور عائشہؓ کو کافر کہنے والے کو کافر کہنا واجب ہے۔ (فتاویٰ بزازیہ ج ۶ ص ۳۱۸)

ملا علی قاریؒ فرماتے ہیں جو شخص شیخین (ابوبکر و عمر) کی خلافت کا انکار کرے تو وہ کافر قرار دیا جائے گا، کیونکہ ان دونوں کی خلافت پر صحابہ کا اجماع ہے۔ (شرح فقہ اکبر ص ۱۶۳)

حضرت مجدد الف ثانی فرماتے ہیں کہ صحابہ پر طعن کرنا در حقیقت پیغمبر پر طعن کرنا ہے جس نے رسول اللہؐ کے صحابہ کی توقیر نہ کی وہ رسول اللہؐ پر ایمان لایا ہی کب۔ (مکتوب امام ربانی)

علامہ رشید احمد گنگوہیؒ ایک سوال کے جواب میں تحریر فرماتے ہیں جو شخص صحابہ کرامؓ میں سے کسی کی تکفیر کرے وہ ملعون ہے، ایسے شخص کو امام مسجد بنانا حرام ہے (فتاویٰ رشیدیہ ج ۲، ص ۱۰، ۱۱۔ طبع دہلی)

علامہ انور شاہ کشمیریؒ فرماتے ہیں کہ اس میں کوئی اختلاف نہیں کہ ابوبکرؓ و عمرؓ اور عثمانؓ میں سے کسی ایک کی خلافت کا منکر بھی کافر ہے۔ (اکفار الملحدین ص ۵۱)

مفتی اعظم ہند مفتی کفایت اللہ دہلویؒ" لکھتے ہیں جناب رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یا حضرت عائشہ کی شان میں گستاخی کرنے والا یا کسی گستاخی کرنے والے سے ناراض نہ ہونے والا کافر ہے، فقہاء متفق ہیں کہ نبی کریمؐ کی شان میں گستاخی کرنے والا کافر ہے۔ (کفایت المفتی، ج ۱ ص ۳۱)

علامہ محمد یوسف بنوری فرماتے ہیں جمہور صحابہ کی تکفیر کرنے والا لامحالہ کافر ہے۔ (معارف السنن، ج ۱ ص ۳۴۹)

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب رحمۃ اللہ علیہ آیت معیت کی تفصیل و تفسیر میں تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت امام مالکؒ اور علماء کی ایک جماعت نے اس آیت

سے ان لوگوں کے کفر پر استدلال کیا ہے جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو گالیاں دیتے ہیں، برا کہتے ہیں ان سے بغض رکھتے ہیں۔ (فضائل اعمال ص ۴۰۱)

علامہ محمد ادریس کاندھلوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ اپنی مشہور کتاب سیرت المصطفی صلی اللہ علیہ وسلم میں رقمطراز ہیں جو شخص ام المومنین عائشہ صدیقہ بنت صدیق زوجہ مطہرہ سید الانبیاءؑ مبرأۃ من السماء پر تہمت لگائے وہ باجماع امت کافر و مرتد ہے۔ (سیرت المصطفی، ج ۲، ص ۳۰۵)

شہید اسلام فقیہ العصر حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ ایک سوال کے جواب میں تحریر فرماتے ہیں "صحابہؓ کو کافر کہنے والا کافر اور اہلسنت والجماعت سے خارج ہے، اسی طرح آگے تحریر فرماتے ہیں جو شخص تمام صحابہ کو (سوائے چند کے) گمراہ سمجھتے ہوئے ان کا مذاق اڑائے وہ کافر و زندیق ہے۔ (آپ کے مسائل اور ان کا حل، ج ۱، ص ۴۹)

قائد جمعیت شہنشاہ سیاست مفکر اسلام مفتی محمودؒ: اگر کوئی شیعہ حضرت عائشہ پر تہمت باندھتا ہے یا حضرت ابو بکر کی صحابیت کا منکر ہے یا خلفائے ثلاثہ کو برا بھلا کہنا جائز سمجھتا ہے تو وہ خارج از اسلام ہے۔ (بحوالہ رجسٹر فتاویٰ مدرسہ قاسم العلوم ملتان، ج ۵، استفتاء نمبر ۱۷۔۱)

پروفیسر ڈاکٹر علامہ خالد محمود صاحب (ڈائریکٹر اسلامک اکیڈمی مانچسٹر) تحریر فرماتے ہیں "فقہاء نے تصریح کی ہے کہ ابو بکر کی صحابیت کا منکر کافر ہے"۔ (عبقات ص ۴۵۲)

نوٹ۔ قتل، حد، کوڑے و دیگر سزائیں یہ خالصتاً ایک قانونی مسئلہ ہے اور ان کا جاری کرنا حکومت اسلامیہ کی ذمہ داری ہے، کسی بھی شخص کے لئے قانون ہاتھ میں لینا قانوناً جائز نہیں۔

ہاں گستاخانِ صحابہؓ کو قانونی سزا دلوانے کے لئے ناموس صحابہؓ و دفاع صحابہؓ کے لئے کام کرنے والے علماء کے دست و بازو بنیں تاکہ ملک پاکستان اور عالم اسلام میں گستاخانِ صحابہؓ کو قرار واقعی سزا دلوائی جاسکے۔

گستاخانِ صحابہ رضی اللہ عنہم کے عبرت انگیز واقعات

گستاخِ عثمان غنیؓ کا انجام

حضرت ابو قلابہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں ملک شام کی سرزمین میں تھا تو میں نے ایک شخص کو بار بار یہ صدا لگاتے ہوئے سنا کہ ہائے افسوس! میرے لئے جہنم ہے، میں اُٹھ کر اس کے پاس گیا تو یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ اس شخص کے دونوں ہاتھ اور پاؤں کٹے ہوئے ہیں اور وہ دونوں آنکھوں سے اندھا ہے اور اپنے چہرے کے بل زمین پر اوندھا پڑا ہوا بار بار لگاتار یہی کہہ رہا ہے کہ ہائے افسوس میرے لئے جہنم ہے، یہ منظر دیکھ کر مجھ سے رہا نہ گیا اور میں نے اس سے پوچھا کہ اے شخص تیرا کیا حال ہے؟ کیوں اور کس بناء پر تجھے اپنے جہنمی ہونے کا یقین ہے۔

یہ سن کر اس نے یہ کہا اے شخص میرا حال نہ پوچھ، میں ان بدنصیب لوگوں میں سے ہوں جو امیر المؤمنین حضرت عثمان غنیؓ کو قتل کرنے کے لئے ان کے مکان میں گھس پڑے تھے، میں جب تلوار لے کر ان کے قریب پہنچا تو ان کی بیوی صاحبہ نے مجھے ڈانٹ کر شور مچانا شروع کر دیا تو میں نے ان کی بیوی صاحبہ کو ایک تھپڑ مار دیا، یہ دیکھ کر امیر المؤمنین حضرت عثمان غنیؓ نے یہ دعا مانگی کہ اللہ تیرے دونوں ہاتھوں اور دونوں پاؤں کاٹ ڈالے اور تیری دونوں آنکھوں کو اندھا کر دے اور تجھ کو جہنم میں جھونک دے۔ اے شخص میں امیر المؤمنین کے پُر جلال چہرے کو دیکھ کر اور ان کی اس قاہرانہ دعا کو سن کر کانپ اٹھا اور میرے بدن کا ایک ایک رونگٹا کھڑا ہوا اور میں خوف و دہشت سے کانپتے ہوئے وہاں سے بھاگ نکلا۔

امیر المؤمنین کی چار دعاؤں میں سے تین دعاؤں کی زد میں تو میں آچکا ہوں، تم دیکھ رہے ہو کہ میرے دونوں ہاتھ اور دونوں پاؤں کٹ چکے اور دونوں آنکھیں اندھی ہو چکیں، اب صرف چوتھی دعا یعنی میرا جہنم میں داخل ہونا باقی ہے اور مجھے یقین ہے کہ یہ معاملہ بھی یقیناً ہو کر رہے گا، چنانچہ اب میں اسی کا انتظار کر رہا ہوں اور اپنے جرم کو بار بار یاد کر کے نادم و نہایت شرمسار ہو رہا ہوں اور اپنے جہنمی ہونے کا اقرار کرتا ہوں۔ (ازالۃ الخفاء مقصد نمبر ۲، ص ۲۲۷ بحوالہ اسلام میں

صحابہ کرامؓ کی آئینی حیثیت)

دشمن صحابہ کرامؓ کا انجام

ایک شخص حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کے سامنے صحابہ کرامؓ کی گستاخی و بے ادبی کے الفاظ بکنے لگا۔ آپ نے فرمایا کہ تم اپنی اس خبیث حرکت سے باز رہو ورنہ میں تمہارے لئے بددعا کردوں گا، اس گستاخ و بے ادب نے کہہ دیا کہ مجھے آپ کی بددعا کی کوئی پروانہیں، آپ کی بددعا سے میرا کچھ نہیں بگڑ سکتا، یہ سن کر آپ کو جلال آگیا اور آپ نے اس وقت یہ دعا مانگی ''یا اللہ اگر اس شخص نے تیرے پیارے نبیؐ کے پیارے صحابہؓ کی توہین کی ہے، تو آج ہی اس کو اپنے قہر کی نشانی دکھادے تاکہ دوسروں کو اس سے عبرت حاصل ہو، اس دعا کے بعد جیسے ہی وہ شخص مسجد سے باہر نکلا تو بالکل ہی اچانک ایک پاگل اونٹ کہیں سے دوڑتا ہوا آیا اور اس کو دانتوں سے پچھاڑ دیا اور اس کے اوپر بیٹھ کر اس کو اس قدر زور سے دبایا کہ اس کی پسلیوں کی ہڈیاں چور چور ہوگئیں اور وہ فوراً ہی مرگیا، یہ منظر دیکھ کر لوگ دوڑ دوڑ کر حضرت سعدؓ کو مبارکباد دینے لگے کہ آپ کی دعا مقبول ہوگئی اور صحابہ کرامؓ کا دشمن ہلاک ہوگیا۔ (دلائل النبوۃ، ج ۳، ص ۲۰۷، بحوالہ آئینی حیثیت)

رافضی نے توبہ کی اور شنیع حرکات سے باز آیا

کوفہ کا ایک رافضی حضرت عثمان ذوالنورینؓ کے خلاف بکواس کیا کرتا تھا، کبھی انہیں کافر کہتا اور کبھی یہودی، امام اعظم ابوحنیفہؒ کو خبر ہوئی تو صحابہ کے دفاع کے لئے تڑپ اٹھے، جب تک اس رافضی سے ملاقات نہ کرلی بے چین رہے، آخر اس رافضی کے پاس تشریف لے گئے اور بروئے ادب و محبت اور نرمی سے کہا ''اے بھائی! میں تیری لخت جگر (بچی) کے لئے فلاں صاحب کی طرف سے منگنی کا پیغام لایا ہوں، اللہ نے اس صاحب کو حفظ القرآن سے نوازا ہے، اس کی تمام رات نوافل اور قرآن کی تلاوت میں گزرتی ہے، خدا کا خوف ہمیشہ ہمہ وقت غالب رہتا ہے، تقویٰ میں اس کی نظیر نہیں ملتی۔

رافضی نے کہا بہت اچھا یہ تو صرف میری لڑکی کے لئے نہیں بلکہ پورے خاندان کے لئے

سعادت ہے۔ امام اعظم ابوحنیفہؒ نے فرمایا ہاں! مگر اس کے اندر ایک عیب ہے کہ مذہباً یہودی ہے، رافضی کا رنگ بدلا اور جھلا کر بولا میں اپنی لڑکی کی شادی یہودی سے کر دوں؟

امام اعظم ابوحنیفہؒ نے فرمایا بھائی آپ تو اپنی لخت جگر ایک یہودی کے نکاح میں دینے کے لئے تیار نہیں تو کیا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف ایک نہیں اپنے نور ول کے دو ٹکڑے (دو بیٹیاں) حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ (جو بزعم آپ کے یہودی تھے) کے نکاح میں کیوں دیں؟

امام اعظم ابوحنیفہؒ کا یہ ارشاد رافضی کے لئے تنبیہ اور ہدایت کا باعث ہوا، اپنے کیے پر نادم اور خلوص دل سے تائب ہوا اور ہمیشہ کے لئے ایسی حرکتوں سے باز آیا۔ (امام اعظم ابوحنیفہؒ کے حیرت انگیز واقعات، ص ۱۱۳، عقود الجمان ص ۲۷۳)

نام کا اثر کام میں ہوتا ہے

اسماعیل بن حماد (جو امام اعظم ابوحنیفہؒ کے پوتے ہیں) نے روایت کی ہے کہ ہمارے پڑوس میں ایک رافضی شیعہ رہتا تھا، اسے حضرات صحابہ کرامؓ سے حد درجہ بغض و عداوت تھی، اسی عداوت کی وجہ سے اس نے اپنے دو خچروں کے نام صحابہ کرام کے نام پر رکھے تھے، ایک کا نام ابو بکر اور دوسرے کا نام عمر کہہ کر پکارتا تھا۔ (العیاذ باللہ)

ایک روز اس کے خچروں میں سے ایک نے اسے لات مار کر ہلاک کر دیا، امام اعظم ابوحنیفہؒ کو خبر دی گئی تو امام صاحبؒ نے فرمایا جاؤ تحقیق کر لو یہ وہی خچر ہوگا جس کو یہ رافضی ظالم عمر کہہ کر پکارتا تھا کہ نام کا اثر کام میں ضرور ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ نے اس خچر سے عمر کے نام کی لاج رکھوائی اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان میں گستاخی کرنے والے کو دنیا میں خچر کی لات سے مرجانے کی رسوائی دلائی۔ خسرا لدُّنیا والآخرۃ۔

جب تحقیق کی گئی تو بات وہی نکلی جو امام صاحبؒ نے فرمائی تھی۔ (امام اعظم ابوحنیفہؒ کے حیرت انگیز واقعات، ص ۱۷۹)

شیخین حضرت ابو بکر وعمر رضی اللہ عنہما کے گستاخ کا انجام

یہ واقعہ جو نقل کیا جاتا ہے کوئی خواب یا افسانہ نہیں صحیح اور سچا واقعہ ہے جو محمد مثانہ سے اسناد صحیح کے ساتھ نقل کیا گیا ہے، نویں صدی ہجری کے مشہور ومعروف علامہ عبدالعزیز مکی اپنے رسالہ (فیض الجود علی حدیث ثیبتنی ہود) میں عارف باللہ سیدی عبداللہ ابن سعد یافعی کی کتاب ''نشر المحاسن'' کے حوالہ سے نقل کرتے ہیں اور حضرت یافعی فرماتے ہیں کہ مجھے یہ واقعہ صحیح اسناد کے ساتھ پہنچا ہے اور اس زمانہ میں بہت زیادہ مشہور ہوا ہے۔

واقعہ یہ ہے کہ عارف باللہ شیخ ابن الذغب یمنی رحمۃ اللہ علیہ کی عادت تھی کہ ہمیشہ اپنے وطن سے سفر کر کے اول حج ادا کرتے اور پھر زیارت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے حاضر ہوتے تھے حاضری دربار کے وقت والہانہ اشعار، قصیدے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صاحبین حضرت صدیق اکبرؓ اور فاروق اعظمؓ کی شان میں لکھ کر روضۂ اقدس کے سامنے پڑھا کرتے تھے۔

ایک مرتبہ حسب عادت وہ قصیدہ پڑھ کر فارغ ہوئے تو ایک رافضی خدمت میں حاضر ہو اور درخواست کی کہ آج میری دعوت قبول کیجئے، حضرت شیخ نے از روئے تواضع اور اتباع سنت دعوت قبول فرمائی، آپ کو اس کا حال معلوم نہ تھا کہ یہ رافضی ہے اور صدیق اکبر اور فاروق اعظم رضی اللہ عنہما کی مدح کرنے سے ناراض ہے، آپ حسب وعدہ اس کے مکان پر تشریف لے گئے، مکان میں داخل ہوتے ہی اس نے اپنے دو حبشی غلاموں کو اشارہ کیا، جن کو پہلے سمجھا کے رکھا تھا وہ دونوں حبشی غلام اس ولی اللہ کو لپٹ گئے اور آپ کی زبان مبارک کاٹ ڈالی، اس کے بعد اس کمبخت رافضی نے کہا کہ جاؤ یہ زبان ابو بکرؓ وعمرؓ کے پاس لے جاؤ، جن کی مدح تم کیا کرتے ہو، وہ اس کو جوڑ دیں گے۔

شیخ موصوف کٹی ہوئی زبان ہاتھ میں لیے ہوئے روضۂ اقدس کی طرف دوڑے اور وجہ مبارک کے سامنے کھڑے ہو کر اپنا واقعہ ذکر کیا اور روئے جب رات ہوئی تو خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوئے اور آپ کے ساتھ آپ کے صاحبین حضرت

صدیق اکبرؓ اور فاروق اعظمؓ کی زیارت سے بھی مشرف ہوئے، اس واقعہ کی وجہ سے غمگین صورت میں تھے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شیخ کے ہاتھ سے کٹی ہوئی زبان اپنے دست مبارک میں لی اور شیخ کو قریب کر کے زبان ان کے منہ میں اپنی جگہ پر رکھ دی یہ خواب دیکھ کر بیدار ہوئے تو دیکھتے ہیں کہ زبان بالکل صحیح سالم ہے اور اپنی جگہ پر لگی ہوئی ہے، دربار نبوت کا یہ کھلا ہوا معجزہ دیکھ کر اپنے وطن واپس آ گئے۔

آئندہ سال پھر حج کے بعد مدینہ طیبہ حاضر ہوئے اور حسب عادت قصیدہ مدحیہ روضۂ اقدس کے سامنے پڑھ کر فارغ ہوئے تو پھر ایک شخص نے دعوت کے لئے درخواست کی، شیخ نے پھر توکل علی اللہ قبول فرمائی اور اس کے ساتھ مکان میں داخل ہوئے تو وہی پہلا دیکھا ہوا مکان معلوم ہوا، خداوند تعالیٰ کے بھروسہ پر داخل ہوئے، اس شخص نے نہایت اعزاز و اکرام کے ساتھ بٹھایا اور پُر تکلف کھانے کھلائے، کھانے کے بعد یہ شخص شیخ کو ایک کوٹھڑی میں لے گیا وہاں دیکھا کہ ایک بندر بیٹھا ہوا ہے، اس شخص نے شیخ سے کہا کہ آپ جانتے ہیں کہ یہ بندر کون ہے؟ فرمایا نہیں، اس شخص نے عرض کیا یہ وہی شخص ہے جس نے آپ کی زبان قطع کی تھی، حق تعالیٰ نے اس کو بندر کی صورت میں مسخ کر دیا، یہ میرا باپ ہے اور میں اس کا بیٹا ہوں۔

سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات باہرہ کے سامنے یہ کوئی بڑی چیز نہیں، لیکن اس سے یہ امر اور ثابت ہوا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم جس طرح روضۂ اقدس میں زندہ تشریف فرما ہیں اس طرح آپ کے معجزات کا سلسلہ بھی جاری ہے، اس قسم کے واقعات ایک دو نہیں سینکڑوں کی تعداد میں امت کے ہر طبقہ کو پیش آتے رہتے ہیں۔ (کشکول مفتی محمد شفیع صاحب ص ۱۴۷)

دشمن حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انجام

حضرت عبدالجبار بن وائل یا حضرت علقمہ بن وائل کہتے ہیں جو کچھ کربلا میں ہوا تھا میں اس موقعہ پر وہاں موجود تھا، چنانچہ ایک آدمی نے کھڑے ہو کر پوچھا کیا آپ لوگوں میں حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں؟ لوگوں نے کہا "ہاں ہیں" اس آدمی نے حضرت حسینؓ کو گستاخانہ انداز میں کہا

''آپؓ کو جہنم کی بشارت ہو، حضرت حسینؓ نے فرمایا مجھے دو بشارتیں حاصل ہیں ایک تو نہایت مہر بان رب وہاں موجود ہوں گے، دوسرے وہ نبی وہاں ہوں گے جو سفارش کریں گے اور ان کی سفارش قبول کی جائے گی، لوگوں نے اس شخص سے پوچھا تو کون ہے؟ اس شخص نے کہا کہ میں ابن جویرہ یا ابن جویزہ ہوں، حضرت حسینؓ نے یہ دعا کہ کہ اے اللہ اس کے ٹکڑے ٹکڑے کردے اور اس کو جہنم میں ڈال دے، چنانچہ اس کی سواری بدکی، وہ سواری سے نیچے اس طرح گرا کہ اس کا پاؤں رکاب میں پھنسا رہ گیا اور سواری تیزی سے بھاگتی رہی اور اس کا جسم اور سرزمین پر گھسٹتا رہا جس سے اس کے جسم کے ٹکڑے گرتے رہے، اللہ کی قسم! آخر میں صرف اس کی ٹانگ رکاب میں لٹکی رہ گئی۔(اخرجه الطبرانی كذا فی حياة الصحابه، جلد نمبر۳، صفحہ نمبر ۲۰ ۷)

اسی نوعیت کا ایک اور واقعہ حضرت اعمش رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کیا ہے، فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت حسینؓ کی قبر مبارک پر پاخانہ کرنے کی گستاخی کی تو اس سے اس کے گھر والوں میں پاگل پن، کوڑھ اور خارش کی وجہ سے کھال سفید ہونے کی بیماریاں پیدا ہوگئیں اور سارے گھر والے فقیر ہوگئے۔(رواه الطبرانی كذا فی حياة الصحابه، ج۳، ص۷۲۱)

عبرتناک عذاب میں مبتلا دشمنان حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت سفیان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میری دادی نے مجھے بتایا کہ قبیلہ جعفی کے دو آدمی حضرت حسین بن علیؓ کی شہادت کے وقت وہاں موجود تھے، ان میں سے ایک کی شرمگاہ اتنی لمبی ہوگئی کہ وہ اسے لپیٹا کرتا تھا اور دوسرے کو اتنی زیادہ پیاس لگتی کہ مشک کو منہ لگا کر سارا پانی پی جاتا تھا۔ حضرت سفیانؒ فرماتے ہیں کہ میں نے ان دونوں میں سے ایک کا بیٹا دیکھا جو کہ بالکل پاگل نظر آرہا تھا۔(اخرجه الطبرانی كما حرّر الكاندهلوی فی حياة الصحابه، ج۳، ص۷۲۱)

اللہ تجھے کبھی سیراب نہ کرے

حضرت کلبیؒ کہتے ہیں کہ حضرت حسینؓ پانی پی رہے تھے ایک آدمی نے انہیں تیر مارا جس

سے ان کے دونوں جبڑے شل ہو گئے، حضرت حسینؓ نے کہا اللہ تجھے کبھی سیراب نہ کرے، چنانچہ اس بددعا کے بعد وہ پانی پیتا تھا لیکن اس کی پیاس نہ بجھتی تھی، آخر کار اس نے اتنا زیادہ پانی پی لیا کہ اس کا پیٹ پھٹ گیا۔ (رواہ الطبرانی کذا فی حیاۃ الصحابہؓ ج ۳ ص ۱۷۲)

وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد و آلہ واصحابہ وذریاتہ اجمعین

مرتب:

الراجی بلطف الرحمٰن حافظ محمد عدنان کلیانوی

۴ ربیع الثانی بروز بدھ بوقت ۱۰ بجے رات

اصحاب محمد ﷺ اور اصحاب مسیح علیہ السلام

ایک تقابلی جائزہ

مرتب: حافظ محمد عدنان کلیانوی

عنقریب منظر عام پر آ رہی ہے۔

آپ بتلائیں، خدارا دیوبندیت بتلائے، بریلویت بتلائے غیر مقلدیت بتائے اور سنیت کے نام سے پلنے والی نسل تم بتلاؤ رب ذوالجلال کی قسم یہ بتلاؤ تم میں غیرت کتنی ہے۔ تمہاری زندگی میں ابوبکرؓ وعمرؓ کا شیطان سے بڑا جہنمی ہونا لکھا جائے اور تم زندہ رہو وہ قوم دھنس کیوں نہیں جاتی اور آسمان ٹوٹتا کیوں نہیں؟ اس زمین میں یہ قوم غرق کیوں نہیں ہوتی جس کی زندگی میں یہ بکواس ہو اور کوئی لائحہ عمل تیار نہ کرے۔

میں آج سنی قوم کو غیرت دلانے کے لئے آیا ہوں سنی بچے تجھے تیری ماں کے دودھ کا واسطہ دے کے تیری غیرت کو للکارتا ہوں کہ سر پر کفن باندھ، میدان میں آ اور اس کفر کا راستہ روک لے۔

صوفیو! مولویو! تم بتلاؤ کہ اس کفر کے خلاف زبان بند کرنا بے غیرتی نہیں ہے تو اور کیا ہے؟ تمہاری مائیں محفوظ، تمہاری بہنیں محفوظ، تمہاری بیٹیاں محفوظ۔

ہائے یارو! صحابہ لاوارث رہ گئے کہ چودہ سو سال بعد ان کی ماں کو گالی اور تم بھی چادریں تان کر سو جاؤ۔

سنی بچو! یا ہم مٹ جائیں یا صحابہؓ کے دشمن سے دھرتی کو پاک کر دیں۔

(خطبات جلد دوم ص ۷۷، ۸۱، ۱۲۱)